تحفظِ ختمِ نبوّت

کا کام کیسے کریں؟

ایک فکرانگیز تحریر جس کی روشنی میں آپ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوکر روزِ محشر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کے مستحق ہو سکتے ہیں۔

- ”جو شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرتا ہے، اس کی پشت پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہاتھ ہوتا ہے“۔ (پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ)
- ”جس شخص نے تحفظ ختم نبوت کے لیے ایک گھنٹہ بھی کام کیا، اسے حضور خاتم النبیین کی شفاعت ضرور نصیب ہوگی“۔ (علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ)
- ”بے شک فتنہ قادیانیت کا مقابلہ جہاد بالسیف سے کم نہیں“۔ (مولانا محمد علی مونگیریؒ)
- ”تحفظ ختم نبوت کا کام دنیا و آخرت میں کامیابی کا بہت بڑا وظیفہ ہے“۔ (مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ)
- ”تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والوں سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بے حد محبت فرماتے ہیں“۔ (مولانا احمد علی لاہوریؒ)
- ”ہر محب اسلام کا یہ فریضہ ہے کہ وہ تحفظ ختم نبوت کو باقی تمام مسائل پر ترجیح دے“۔ (مولانا عبدالستار خان نیازیؒ)

محمد متین خالد

دعوت فکر و عمل

تحفظ ختم نبوت کے بے لوث خادم جناب محمد متین خالد ایک ہمہ جہت شخصیت ہیں۔ ان کے خامہ گہربار میں اتنے علمی و تحقیقی لعل و جواہر کی افراط ہے کہ وہ علمی حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر وہ گزشتہ تین دہائیوں سے پوری عزیمت و استقامت کے ساتھ جدوجہد کر رہے ہیں۔ اس دوران انہیں بے شمار تجربات و مشاہدات سے گزرنا پڑا۔ ان کی وسیع نظر نے اس محاذ پر ہمیشہ جدت پسندی کو ترجیح دی اور تقریباً ہر اہم موضوع کا احاطہ کیا ہے۔ بڑی محنت اور دردمندی سے تیار کردہ ان کا زیر نظر نیا کتابچہ "ہم تحفظ ختم نبوت کا کام کیسے کریں؟" تحفظ ختم نبوت کے لٹریچر میں گل سرسبد کی حیثیت رکھتا ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کے لیے فکر و عمل کی دعوت دیتی ہوئی یہ تحریر نہایت آسان زبان اور عام فہم اسلوب میں بیان کی گئی ہے۔ اس کتابچہ کی تحریر ہر مسلمان کی دینی غیرت وحمیت کو جھنجھوڑتی، قوت عمل کو مہمیز کرتی، شعور وآگہی سے روشناس کرتی، فکر و تحقیق کو جلا بخشتی، خیرخواہی کی سوغات تقسیم کرتی، دعوت احتساب دیتی اور احساس ذمہ داری یاد دلاتی ہے۔ مزید براں نصیحت آمیز تخلیقی شعور نے اس تحریر کو مثبت اور تعمیری پیغام کا ترجمان بنا دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تحریر و تقریر اور دعوت و تبلیغ صرف اسی وقت نفع بخش ثابت ہوتے ہیں جب وہ کسی خاص نظریہ یا عظیم مقصد کے تحت ہوں۔ یہ کتابچہ اس نازک وقت اور پرفتن حالات میں شائع ہوا ہے جب ہر کوئی اپنی ذمہ داری سے چشم پوشی کرتا ہوا یہ کہتا ہے کہ یہ میرا کام نہیں۔ پھر وہ اس سلسلہ میں کئی تاویلیں کرتا ہوا بالآخر اس کے تقاضوں سے ہی ٹال مٹول اور انحراف کرنے لگتا ہے۔ لوگوں کی اکثریت اس مصلحت کوشی کا شکار ہے۔ شاید وہ بھول گئے کہ تحفظ ختم نبوت کا کام اللہ تعالیٰ کی رضا، حضور نبی کریم ﷺ کے قرب، عزت و عظمت کا خزینہ اور دنیوی و اخروی کامیابی کا سرچشمہ ہے۔ یاد رکھیے! یہ اہم فریضہ انجام نہ دینا ایک سنگین جرم ہے۔ ایسی قوم جو اپنا فرض منصبی اور مقصد حیات بھول جائے، قدرت خود اس کے خلاف آمادہ جہاد ہو جاتی ہے۔

میری رائے میں اس کتابچے کو لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر گھر گھر تقسیم ہونا چاہیے۔ یقین ہے کہ جناب محمد متین خالد کی یہ تالیف قبول عام کی سند حاصل کرے گی۔ بارگاہ ایزدی میں ان کی درازی عمر اور زور قلم کے لیے بہت ساری دعائیں۔

طالب شفاعت محمدی ﷺ بروز محشر

خرم احسان ملک

ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور

تحفظِ ختمِ نبوّت

کا کام کیسے کریں؟

ایک فکر انگیز تحریر جس کی روشنی میں آپ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو کر روزِ محشر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے مستحق ہو سکتے ہیں۔

محمد متین خالد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت ننکانہ صاحب
✆:0300-6669680, 0300-4839384

انتساب!

تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر بے لوث، گرانقدر، بے پایاں
اور قابل رشک خدمات انجام دینے والے مجاہدین ختم نبوت

جناب پیر محمد فرخ ڈوگر، جناب قاری ریاض احمد فاروقی، جناب محمد امجد کمبوہ، جناب گوہر الطاف، جناب علامہ خلیل احمد قادری، جناب عرفان محمود برق، جناب عبدالخالق، جناب اسد علی کمبوہ، جناب فیصل زبیری، جناب محمد ریاض قادری

کے نام

جن کے بے پایاں اخلاص اور جانگسل کاوشوں کے نتیجہ میں فتنہ قادیانیت اپنے منطقی انجام کی طرف بڑھ رہا ہے۔

جن سے مل کر زندگی سے عشق ہو جائے وہ لوگ
آپ نے شاید نہ دیکھے ہوں مگر ایسے بھی ہیں

ایمانیات میں عقیدۂ ختم نبوت سب سے افضل ہے۔ یہی وہ ستون ہے جس پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔ یہ اسلام کی چوٹی اور کوہان ہے۔ اس عقیدہ سے ذرا سی بھی روگردانی اپنے آپ کو ہلاکت اور تباہی میں ڈالنا ہے۔ اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت کو وہی مقام حاصل ہے جو انسانی جسم میں سر کو حاصل ہے۔ اگر سر کو جسم سے جدا کر دیا جائے تو سارا جسم بے حس و بے حرکت اور بے جان ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کی فطرت میں نجانے کیا عجیب و غریب خاصیت ودیعت فرمائی ہے کہ وہ اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جان کی بازی لگا دینے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ محبت رسول ﷺ میں غرقاب، وہ منکرین ختم نبوت کی سرکوبی کے لیے ہر دم بے تاب و بے قرار رہتا ہے۔ دراصل تحفظ ختم نبوت کا کام دنیا و آخرت کی رفعتیں، عزتیں، کامیابیاں اور کامرانیاں سمیٹنے کا بہترین راستہ ہے۔ اس لیے اسے اہم ترین عبادت کا درجہ حاصل ہے۔ شیطانی وسوسوں کا ایک انداز یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ کم درجے کی عبادات کو اہم تر بنا کر پیش کرتا ہے کہ مسلمان اس میں مشغول ہو کر بڑے اجر و ثواب سے محروم ہو جائیں۔ اس طرح وہ ایک اہم فرض کی ادائیگی کے موقع پر مسلمانوں کا پیسہ، وقت اور صلاحیتیں، نفل اور مستحب درجے کی نیکیوں میں لگوا دیتا ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ یہ وسائل اعلیٰ و ارفع مقاصد کے حصول میں کھپ جائیں اور دین اسلام کو سربلندی حاصل ہو۔ موجودہ حالات میں امت مسلمہ، منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی براہ راست یلغار کا شکار ہے۔ مسلمانوں کو ہمہ تن متوجہ ہونا چاہیے کہ ان کی توانائیاں فتنہ قادیانیت کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے کس حد تک کام آ رہی ہیں، یوں بھی ملک و ملت کے خلاف ان کی سازشوں کا مقابلہ ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

تحفظِ ختم نبوت کی ذمہ داری انتہائی خوش بختی اور سعادت مندی کی علامت ہے۔ ہر کس و ناکس کو یہ منصب تفویض نہیں ہوتا بلکہ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے لیے

قدرتِ حق صرف اُن خوش نصیبوں کا انتخاب کرتی ہے جن پر وہ اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے وا کرنا چاہتی ہے۔ بلاشبہ عقیدۂ ختم نبوت ہر مسلمان کا سرمایۂ افتخار جبکہ اس سے ذراسی بے اعتنائی بھی ایمان کا اثاثہ ضائع کرنے کا موجب ہے۔

تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے کے لیے سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کا دامن ہر قسم کی فرقہ واریت کی آلودگیوں سے پاک ہو۔ یاد رکھیے! دین اسلام ہمارے اتحاد کی اصل بنیاد ہے۔ یہ مسلمانوں کی وحدت ملی اور فکر وعمل کا نام ہے۔ مسلمانوں کا باہمی اتحاد اور محبت واحترام شریعت کے اہم مقاصد میں سے ہے، اسی باہمی اتحاد اور اُلفت کے ذریعے دین و دنیا کی بھلائیاں اور باہمی مدد ونصرت حاصل ہوتی ہے۔ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ان میں کسی قسم کی تفرقہ بازی جائز نہیں۔ اس لیے ہر قسم کے انتشار و افتراق اور فرقہ بندی کے سدِ باب کے لیے قرآن مجید میں بار بار مسلمانوں کو متحد رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے: واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ولاتفرقوا (آل عمران: 103) ترجمہ: ''اور مضبوطی سے پکڑ لو اللہ کی رسی سب مل کر اور جُدا جُدا نہ ہونا''۔ حضور نبی رحمت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے اس مکان کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط رکھتا ہے۔ یہ فرما کر نبی اکرم ﷺ نے اپنے ایک دستِ مبارک کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں پیوست کر کے بتایا کہ سارے مسلمان اس طرح باہم مربوط ہیں۔''

ہمارے زوال کا اصل سبب آپس میں تفرقہ بازی اور گروہ بندی ہے۔ اسلام دشمن طاقتوں کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کے مختلف مسالک کے علمائے کرام کو آپس میں لڑوایا جائے تاکہ اِن کی قوت مضبوط نہ ہو سکے۔ اس سلسلہ میں اسلام دشمن طاقتیں غیر مرئی طریقے سے ہر قسم کے وسائل بروئے کار لاتی ہیں۔ چنانچہ جب مسالک کے درمیان نفرت وعداوت کی آگ بھڑکتی ہے تو اِن کے درمیان اتحاد واتفاق ختم ہو جاتا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے سر پھٹول پر اتر آتے ہیں۔ اِس صورت حال کا فائدہ اٹھا کر اسلام کے خلاف نئے نئے فتنے سر اٹھانے لگتے ہیں جس میں سراسر نقصان صرف اسلام اور مسلمانوں کا ہوتا ہے۔

علما کرام و مشائخ عظام سے درخواست ہے کہ وہ تحفظ ختم نبوت کی خاطر اتحاد امت کے لیے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالیں۔ حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و ناموس کے لیے خلوص و یگانگت کا اظہار کریں۔ اختلافی مسائل سے اجتناب کیا جائے۔ کسی فروعی مسئلہ کو انا کا مسئلہ نہ بنایا جائے۔ ''اپنے مسلک کو چھوڑو نہ اور دوسرے کے مسلک کو چھیڑو نہ''! کے اصول پر عمل کیا جائے۔ مسلمانوں کی تکفیر سے گریز کیا جائے۔ زبان اور قلم سے کوئی ناشائستہ اور دل آزار جملہ نہ ادا کیا جائے۔ دینی مدارس کے مہتمم حضرات، مسالک کے خلاف منافرت کے پھیلانے کے رجحان کو سختی سے روکیں۔ مسلک کی تنگ نظر چار دیواری کو توڑ کر قرآن کی تعلیم ''انما المومنون اخوۃ'' کا عملی ثبوت پیش کیا جائے:

؎ فرد قائم ربط ملت سے ہے، تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں، اور بیرون دریا کچھ نہیں

ملت اسلامیہ کے بدترین دشمنوں میں سے قادیانی جماعت ایک خطرناک سازشی سیاسی گروہ ہے۔ قادیانیوں کا بھارت، اسرائیل اور امریکہ سے براہِ راست رابطہ ہے۔ وہاں ان کے مشن قائم ہیں جہاں سے وہ باقاعدہ ٹریننگ حاصل کر کے پاکستان میں دہشت گردی پھیلاتے ہیں۔ عرصہ ہوا قادیانی جماعت کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر نے دھمکی دی تھی کہ ''عنقریب پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور یہاں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔'' قادیانیوں نے اپنے سربراہ کی ''پیش گوئی'' کو سچ ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور پاکستان کو مسلسل عدم استحکام کا شکار بنائے رکھنے کی مذموم کوششیں کرتے رہے۔ اس سلسلہ میں وہ پاکستان کے امن و امان کو تباہ کرنے کے لیے فرقہ وارانہ فسادات پیدا کرنے کے منصوبے بناتے رہتے ہیں۔ قادیانی سربراہ کے حکم پر ہر سال قادیانی بجٹ میں کروڑوں روپے کی رقم مختص کی جاتی ہے۔ کراچی، کوئٹہ، لاہور اور ملتان ان کے خاص ٹارگٹ ہیں۔ اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانی افسران کی وجہ سے یہ منصوبے آسانی سے کامیاب ہو جاتے ہیں۔ محرم الحرام اور ربیع الاوّل کے مقدس مہینوں میں قادیانی وسیع

پیمانے پر فرقہ وارانہ فساد کا خطرناک منصوبہ بناتے ہیں۔ گذشتہ سال انھی مواقع پر فرقہ وارانہ پمفلٹ کثیر تعداد میں شائع کروا کر تقسیم کیے گئے جس کا مقصد ملک میں بدامنی اور اشتعال پیدا کرنا تھا۔ قادیانیوں کی پوری کوشش تھی کہ اس کی آڑ میں فرقہ وارانہ فساد ہو جائے تاکہ یہ مسالک تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ اور تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر الگ الگ ہو جائیں۔ علمائے کرام کو قادیانیوں کی بھیانک سازش کا نہ صرف بروقت علم ہو گیا بلکہ ان کی دوراندیشی اور نور بصیرت سے ملک بھر میں وسیع پیمانے پر فساد پھیلنے سے رک گیا۔ 1989ء میں انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں QSF کے صدر انس احمد قادیانی طالب علم کے کمرے سے ایسے ہزاروں پمفلٹ برآمد ہوئے۔ پولیس تفتیش میں اس نے اعتراف کیا کہ یہ سارا لٹریچر چناب نگر (ربوہ) سے لاہور میں قادیانیوں کی مرکزی عبادت گاہ دارالذکر واقع گڑھی شاہو میں آیا جو شہر میں تقسیم کرنے کے لیے سرگرم قادیانی نوجوانوں کو دیا گیا۔

فروری 1997ء میں شانتی نگر خانیوال میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان بڑا تصادم ہوا جس کے نتیجہ میں دونوں فریقوں کا نہ صرف بھاری مالی نقصان ہوا بلکہ پورے ملک میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بھی پیدا ہوا۔ حکومت پنجاب نے اس سانحہ کی تحقیقات کے لیے ہائی کورٹ کے جج جناب جسٹس تنویر احمد خاں کی سربراہی میں یک رکنی تحقیقاتی ٹربیونل قائم کیا جس نے ستمبر 1997ء میں پنجاب حکومت کو اپنی رپورٹ میں کہا کہ اس سانحہ کا ذمہ دار قادیانی جماعت خانیوال کا صدر نور احمد ہے جس نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مسلم عیسائی تصادم کروایا۔ افسوس! حکومت نے اس سانحہ کے ذمہ دار قادیانی شرپسند کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔

ہمیں غور و فکر سے کام لے کر سوچنا چاہیے کہ کیا قبر میں ہمیں ہمارے مسلک کے بارے میں پوچھا جائے گا؟ کیا محشر میں فروعی اختلافات کے بارے میں دریافت کیا جائے گا؟ اگر شفیع المذنبین حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں محشر میں پوچھ لیا کہ میری ختم نبوت پر حملے ہو رہے تھے، میری عزت و ناموس پر کتے بھونک رہے تھے، تم نے کیا کیا؟ ہمارے پاس اس کا کیا جواب ہے؟ آئے روز دنیا بھر میں اسلام، قرآن اور حضور علیہ

الصلوٰۃ والسلام کی توہین وتضحیک کی جاتی ہے مگر ہمارے کان پر جوں تک نہیں رینگتی اور اگر کوئی شخص اس سلسلہ میں کام کرتا ہے تو اس پر مخالف مسلک کے آدمی ہونے کا الزام لگا کراس کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔اس کی نیت پر شک کیا جاتا ہے۔افسوس! ہم نے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کا محاذ دشمنانِ اسلام کی یلغار کے لیے خالی چھوڑ دیا۔ہمیں لڑنا کسی اصل محاذ پر چاہیے تھا جبکہ ہم نے طاقت کسی اور محاذ پر لگا دی۔معمولی فروعی اختلافات کی حدود توڑ کر جنگ وجدال اور نفرت وعداوت تک پہنچ جاتے ہیں۔افسوس! یہ سب کچھ خدمت اسلام کے نام پر کیا جاتا ہے۔مسلکوں کی لڑائی کو جہاد کہا جاتا ہے۔اس سلسلہ میں بات ماننا تو کجا، کوئی سننے کے لیے بھی تیار نہیں۔اس رویے کو صحیح احادیث میں قوموں کی گمراہی کا سبب قرار دیا گیا ہے۔ہمیں ایک منٹ کے لیے تنہائی میں بیٹھ کر سوچنا چاہیے کہ کیا یہ وہی مسائل ہیں جن کے لیے قرآن مجید نازل ہوا؟ کیا حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ انہی مسائل کے لیے مبعوث ہوئے تھے؟ کیا صحابہ کرامؓ نے ان مسائل کے لیے عظیم الشان قربانیاں دی تھیں؟ کیا اولیا کرامؒ نے ان مسائل کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں؟ جس ملک میں قادیانی اپنی پوری قوت اور وسائل کے ساتھ اس پر حکمرانی کے خواب دیکھتے ہوں، کھلے بندوں حضور نبی کریم ﷺ کی توہین ہو رہی ہو، اسلام اور قرآن کی تعلیمات کا مذاق اڑایا جا رہا ہو، وہاں فروعی اختلافات میں الجھ کر رہ جانا بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے؟ مجھے یقین ہے کہ جب ہم ان معمولی اختلافات سے بالاتر ہو کر سوچیں گے تو ہمیں سخت ندامت ہوگی۔ہم اپنی سوچ کا رخ بدلنے کی کوشش کریں گے۔اس سے نہ صرف امت کی بہت سی مشکلات حل ہو جائیں گی بلکہ پورا معاشرہ جن مہلک خرابیوں کے غار میں جا چکا ہے، ان سے نجات مل جائے گی:

اسلام کے داعیوں کا اصل اور سب سے اہم کام، امت میں متفق علیہ امور پر توجہ مرکوز کرنے میں ہے اور انہی امور متفق علیہ میں آپس میں تعاون وقت کی اہم ضرورت اور دینی فریضہ ہے۔ہر مسلک پر یہ لازم ہے کہ وہ کوئی ایسی حرکت نہ کرے جس سے دوسرے کی دل آزاری ہو۔امت کا اتحاد علماء کے اتحاد پر موقوف ہے۔ایک

امت بن کر زندگی گزارنے کے فوائد سے لوگوں کو باخبر کیا جائے، اس کے لیے مختلف مسالک کے لوگ ایک پلیٹ فارم سے عوام کو اتحاد کا پیغام سنائیں اور اختلافات کی خرابیاں اور اس کے نقصانات سے لوگوں کو باخبر کیا جائے، اتحاد بین المسلمین کی دعوت دی جائے اور فروعی مسائل پر بحث کرنے کے بجائے اسے عمل کا جز بنایا جائے۔

آج کل قادیانی پوری قوت کے ساتھ ختم نبوت پر حملہ آور ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں بے شمار گستاخیوں پر مشتمل لٹریچر باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور پوری آزادی کے ساتھ مسلمانوں میں تقسیم ہو رہا ہے۔ قادیانی اپنی مذموم کارروائیوں کے ساتھ ملت اسلامیہ کو ختم اور شمع اسلام کو بجھانا چاہتے ہیں...... جبکہ ہم خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں...... خواب غفلت کے مزے لوٹ رہے ہیں...... سوچیے! شافع محشر حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے ہم کب بیدار ہوں گے؟ اسلام کی غیرت اور لاج کے لیے کب متحرک ہوں گے؟ عقیدۂ ختم نبوت پر پے در پے حملوں سے بچاؤ کے لیے کب میدان کارزار میں اتریں گے؟ نبی کریم ﷺ، صحابۂ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کی بے حرمتی اور ان کی عزتوں کو پامال کرنے والے بدبختوں کے خلاف کب ایک آہنی دیوار بن کر کھڑے ہوں گے؟ یاد رکھیے! جس جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت پر شب خون مارا جا رہا ہو، وہاں ختم نبوت کی حفاظت کرنا آپ کا فرض عین ہے، اس سے ذرا سا بھی اعراض کرنا خود کو حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے محروم کرنے کے مترادف ہے:

؎ قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اُجالا کر دے

اگر آپ عالم دین ہیں تو

آپ تحسین کے مستحق ہیں کہ قرآن و حدیث میں آپ کی قدر و منزلت اور بلند مرتبہ بیان ہوا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت فرما دی ہے کہ عالم اور جاہل کسی صورت برابر نہیں ہو سکتے۔ (الزمر: 9) حدیث مبارکہ میں آپ کو انبیاء عظام علیہم السلام کا وارث قرار دیا

گیا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام وراثت میں دولت وغیرہ نہیں چھوڑتے بلکہ علم دین چھوڑتے ہیں جس نے اس ورثہ کو پالیا، اس نے حظ وافر پالیا۔ (مسند احمد، ترمذی) آپ کا مقام عابد سے بھی بلند و بالا ہے۔ موجودہ دور میں آپ کی ذمہ داریاں نہایت اہم ہیں۔ یہ فتنوں کا دور ہے۔ سب سے بڑا فتنہ، منکرین ختم نبوت قادیانیوں کا ہے۔ آپ غیرت صدیقی ؓ کے حاملین میں سے ہیں جنھوں نے نامساعد حالات میں منکرین ختم نبوت کے فتنوں کی شرانگیزیوں کے جواب میں تاریخی جملہ کہا تھا: أَيَنْقُصُ الدِّيْنُ وَأَنَا حَيِيٌّ؟ (دین میں کجی آجائے اور میں زندہ رہوں، یہ کیسے ہوسکتا ہے؟) آج جو دین اسلام اپنی اصلی شکل میں ہمارے سامنے ہے، وہ غیرت صدیقی ؓ کا نتیجہ ہے۔ آج آپ کے سامنے قادیانی، دین اسلام کا حلیہ بگاڑ رہے ہیں۔ ان حالات میں آپ کا فرض اولین ہے کہ اپنے علم کو نافع بناتے ہوئے اپنے خطبات میں خواص وعوام کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و افادیت اور فتنہ قادیانیت کی ریشہ دوانیوں اور شرانگیزیوں کے بارے میں آگاہ کریں۔ جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کے شرمناک کردار اور کرتوتوں کے بارے میں بھی عوام الناس کو بتائیں تاکہ کسی کی متاع ایمان نہ لٹ سکے۔ اگر کوئی قادیانی شعائر اسلامی کی توہین کا مرتکب ہو تو فوری طور پر معززین علاقہ کے ہمراہ تھانہ جا کر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298 سی اور 295 سی کے تحت مقدمہ درج کروائیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ کوئی قادیانی مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہو۔ نیز قادیانیوں کے قبرستان میں قادیانی قبروں کے اوپر لگے ہوئے کتبوں پر کلمہ طیبہ یا قرآنی آیات وغیرہ لکھنا غیر قانونی ہے، ان کے خلاف قانونی کارروائی آپ کا فرض ہے۔ اگر حق کا متلاشی کوئی قادیانی اسلام قبول کرنا چاہتا ہے تو اس سلسلہ میں اس سے رابطہ کریں۔ اس کے سوالوں کا بڑے اخلاق اور تحمل سے علمی جواب دیں۔ اسے آنجہانی مرزا قادیانی کی متنازعہ کتب سے اصل حوالہ جات دکھائیں۔ یاد رکھیے! آپ کی کوششوں سے اگر ایک بھی قادیانی واپس دین اسلام میں آجاتا ہے تو روز محشر آپ کی مغفرت وبخشش کے لیے یہی نیکی کافی ہے۔

اگر آپ خطیب ہیں تو

آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ خطابت ورثہ پیمبری ہے۔ ایک اچھا خطیب

جب اپنی خطابت میں اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتا ہے تو دلوں کی بنجر زمین پر کشت ایمان و ایقان لہلہا اٹھتی ہے۔ خطابت کی چاشنی سے سامعین کے اذہان کے بند دریچے کھلتے جاتے ہیں۔ صوتی آہنگ کی مدد سے وہ اپنی علمی وفکری گہرائی و گیرائی کے خوبصورت نقوش مرتسم کر کے سامعین کو ایک جہان حیرت میں پہنچا دیتا ہے۔ میری آپ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ آپ اپنے جلسوں بالخصوص خطبات جمعہ میں اپنی ولولہ انگیز خطابت سے لوگوں کے دلوں میں حضور نبی کریم ﷺ کی محبت وعقیدت کے چراغ روشن کریں، انھیں تحفظِ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت سے آگاہ کریں اور اس محاذ پر مجاہدانہ کردار ادا کرنے کی ترغیب دیں۔ بالخصوص جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کی مضحکہ خیز شخصیت اور اس کے غلیظ کردار کو اپنی جوش خطابت کا لازمی حصہ بنائیں۔ قادیانیوں کے عقائد وعزائم سے عوام الناس کو روشناس کروائیں تا کہ کوئی سادہ لوح مسلمان اپنی متاع ایمان نہ کھو بیٹھے۔

اگر آپ پیر، سجادہ نشین یا روحانی بزرگ ہیں تو

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں حضرت پیر مہر علی شاہؒ، حضرت پیر جماعت علی شاہؒ، پیران سیال شریف، پیران تونسہ شریف، حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، مولانا محمد علی مونگیریؒ، حضرت خواجہ خان محمدؒ، حضرت مولانا مفتی محمد حسن، حضرت مولانا محب اللہ اور دیگر مشائخ عظام کی گراں قدر خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ آپ اکابرین اسلام کی دینی غیرت وحمیت کے امین ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو مقام ومرتبہ دیا ہے، وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت وناموس کے طفیل ہے۔ آپ ﷺ کا آپ پر بہت زیادہ حق ہے۔ اس حق کو ادا کرنے کے لیے آپ اپنے آستانہ پر ہر سال ہونے والی عرس کی تقریب کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں تبدیل کر دیں۔ آپ تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے موضوع پر ایک جامع کتاب یا کتابچہ تحریر کریں اور اسے اپنے آستانہ سے شائع کروا کر مریدین میں تقسیم کریں۔ اپنے تمام عقیدت مندوں کو حکم جاری کریں کہ وہ تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے دن رات ایک کر دیں اور اگر کوئی مرید ایسا نہیں کرتا تو اس

کی بیعت فسخ ہو جائے گی۔ مزید یہ کہ وہ آپ کی سرپرستی میں اپنے اپنے علاقوں میں تحفظِ ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام کریں۔ اپنے عقیدت مندوں سے قادیانیوں کے مکمل معاشی و معاشرتی بائیکاٹ کا حلف لیں۔

اگر آپ کا تعلق سیّد فیملی سے ہے تو

یاد رکھیے! یہ آپ کے نانا جان حضرت محمد مصطفی ﷺ کی عزت و ناموس کا معاملہ ہے۔ ایک عام مسلمان کی نسبت آپ پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ کا اوّلین فریضہ ہے کہ آپ رسمِ شبیریؓ ادا کرتے ہوئے میدان عمل میں آ کر حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ کریں اور اپنے سیّد ہونے کا حق ادا کریں۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

اگر آپ کسی عدالت میں جج ہیں تو

یاد رکھیے! آپ سب سے پہلے مسلمان اور بعد میں جج ہیں۔ روز قیامت ایک بڑا جج بھی ہے جس کی عدالت میں آپ کو حاضر ہونا ہے۔ اس لیے کوئی دباؤ، سفارش، رشوت، اثر و رسوخ یا دوستی تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ کے مقدمہ میں آڑے نہیں آنی چاہیے۔ یاد رہے کہ قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں میں بہت فرق ہے۔ ان سے متعلقہ اسلامی احکامات دیگر عام کافروں (عیسائی، یہودی، ہندو وغیرہ) سے علیحدہ ہیں۔ اس اہم نکتہ کو سامنے رکھتے ہوئے قادیانیوں سے متعلقہ کسی بھی مقدمہ میں آپ عین شریعت کے مطابق انصاف پر مبنی فیصلہ صادر فرمائیں۔ قادیانیت کے خلاف پارلیمنٹ، ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ کے تاریخی فیصلوں سے آپ فکری راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

اگر آپ وکیل ہیں تو

عدالت کے ایوانوں میں اپنی تمام تر صلاحیتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے وقف کر دیں۔ اس طرح آپ وکیل ختم نبوت کا اعزاز حاصل کر لیں گے۔ ختم نبوت کے تمام کیسوں کی بغیر کسی فیس کے اپنا کیس سمجھ کر پیروی

کریں۔آپ یوں سمجھیے کہ شفاعت رسول ﷺ خود چل کر آپ کے پاس آ گئی ہے۔ آپ اسے اپنی خوش بختی اور سعادت سمجھیں۔ اس کے برعکس جو وکلا حضرات قادیانی کیسوں کی پیروی کرتے ہوئے عدالت میں ان کے کفریہ عقائد وعزائم کا دفاع کرتے ہیں، دراصل وہ حضور نبی کریم ﷺ سے اپنی لاتعلقی اور دنیا و آخرت میں اپنی بدبختی کے پروانے پر دستخط کرتے ہیں۔حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ فرماتے ہیں:

❑ ”قیامت کے دن ایک طرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا کیمپ ہوگا اور دوسری طرف آنجہانی مرزا قادیانی کا۔ وہ لوگ یا وکلا جنھوں نے دین محمدی ﷺ کے خلاف قادیانیوں کی وکالت کی ہے، قیامت کے دن مرزا قادیانی کے کیمپ میں ہوں گے اور قادیانی ان کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے کر جائیں گے۔ واضح رہے کہ کسی عام مقدمے میں کسی قادیانی کی وکالت کرنا اور بات ہے، لیکن شعائر اسلامی کے مسئلہ پر قادیانیوں کی وکالت کے معنی حضرت محمد ﷺ کے خلاف مقدمہ لڑنے کے ہیں۔ ایک طرف محمد رسول اللہ ﷺ کا دین ہے اور دوسری طرف قادیانی جماعت ہے۔ جو شخص دین محمدی ﷺ کے مقابلہ میں قادیانیوں کی حمایت و وکالت کرتا ہے، وہ قیامت کے دن حضرت محمد ﷺ کی امت میں شامل نہیں ہوگا، خواہ وہ وکیل ہو یا کوئی سیاسی لیڈر یا حاکم وقت“۔

ایک اور ضروری بات کہ جب کوئی قادیانی اپنے مذہب کو چھوڑ کر اسلام کی آغوش میں آتا ہے تو قادیانی اس سے بدلہ لینے کی خاطر اسے ہراساں کرتے ہیں، اسے دھمکیاں دیتے ہیں اور بالآخر ملی بھگت سے اس پر جھوٹا پرچہ درج کروا دیتے ہیں۔ ایسے نومسلم کی قانونی معاونت کرنا آپ کا بنیادی فریضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں اس کارِ خیر کا اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

اگر آپ پولیس آفیسر ہیں تو

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ سابق وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں 7 ستمبر 1974ء کو پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے دونوں فرقوں (ربوی و لاہوری) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آئین پاکستان کی شق (2) 160 اور (3)

260 میں اس کا مستقل اندراج کردیا۔لیکن اس کے باوجود قادیانی مسلسل شعائر اسلامی استعمال کرتے ہیں۔ وہ غیر مسلم ہونے کے باوجود اپنی عبادت گاہ کو مسجد، مرزا قادیانی کو نبی اور رسول، مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المومنین، مرزا قادیانی کے دوستوں کو صحابہ کرام، قادیان کو مکہ مکرمہ، ربوہ کو مدینہ، مرزا قادیانی کی باتوں کو احادیث مبارکہ، مرزا قادیانی پر اترنے والی نام نہاد وحی کو قرآن مجید اور محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں۔ چنانچہ 26 اپریل 1984ء کو حکومت نے امن و امان کی صورتحال کے پیش نظر امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس میں قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال سے قانوناً روکا گیا۔اس آرڈیننس کے نتیجہ میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/B اور 298/C کے تحت کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا، اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتا، اپنے مذہب کی تبلیغ و تشہیر اور شعائر اسلامی وغیرہ استعمال نہیں کر سکتا۔خلاف ورزی کی صورت میں وہ 3 سال قید اور جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔آپ سے درخواست ہے کہ اپنے علاقہ میں قادیانیوں کو آئین، قانون اور اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا پابند بناتے ہوئے انھیں شعائر اسلامی کی توہین کرنے سے باز رکھیں۔ اس سلسلہ میں قادیانیوں کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ یاد رکھیں! قادیانی، اقلیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اکثریت کی دل آزاری کرتے ہیں۔لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ آپ تمام سفارشوں اور قادیانی اثر و رسوخ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے صرف قانون پر عمل درآمد کروائیں۔ یہ آپ کی شرعی، آئینی اور قانونی ذمہ داری ہے۔

اگر آپ اعلیٰ سرکاری آفیسر ہیں تو

آپ سے گزارش ہے کہ آپ قادیانیوں کی شعائر اسلامی کے استعمال اور شان رسالت ﷺ میں توہین کے ضمن میں ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ کے تمام فیصلہ جات 'پی ایل ڈی' سے ضرور مطالعہ فرمائیں اور اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنائیں کیونکہ قادیانی اپنے خلیفہ کی ہدایت پر آئین اور قانون کا مذاق اور تمسخر اڑاتے ہوئے خود کو مسلمان جبکہ تمام مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں جس سے لا اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہوتی ہے۔

اگر آپ صاحبِ اقتدار ہیں تو

یاد رکھیے! یہ عہدہ اور منصب آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ بقول حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ ''یہ عہدے کوئی چیز نہیں۔ خدا سے اپنا معاملہ درست رکھو۔ آج کسی کا ہارٹ فیل ہو جائے تو قبر میں اگر پوچھا گیا کہ ختم نبوت کے لیے کیا کیا تھا؟ تو کیا جواب دو گے؟ وہاں تو قادیانیوں کی دوستی کام نہیں آئے گی۔ وہاں مرزائیوں کی حمایت کام نہیں آئے گی۔ حکومتی عہدیداروں کو سمجھ لینا چاہیے کہ اگر مرزائیوں کی حمایت کرو گے تو قبر جہنم کا گڑھا بنے گی''۔

صفحۂ کونین سے حرف غلط ہو جاؤ گے
تم نے شورش کی اگر ختم نبوت سے دغا

اگر آپ ایم این اے یا ایم پی اے ہیں تو

ملک بھر میں قادیانیوں کی خلاف قانون سرگرمیوں، شعائر اسلامی کے استعمال اور اس کی بے حرمتی پر اسمبلی میں ''توجہ دلاؤ نوٹس'' کے ذریعے حکومت کو متنبہ کریں اور متعلقہ علاقہ کی انتظامیہ کو فریق بنائیں کہ انہوں نے قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کو کیوں نہ روکا؟ اس کی مکمل تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے ان سے پوچھیں کہ اگر قادیانیوں کی شرانگیزیوں کی وجہ سے علاقہ میں لا اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہو جاتی تو کون ذمہ دار ہوتا؟ اس کے ساتھ ساتھ حکومت کی طرف سے قادیانیوں کے خلاف کی گئی قانون سازی پر مکمل عمل درآمد کے لیے اسمبلی میں بھرپور آواز اٹھائیں۔ مزید برآں اسمبلی میں مرتد کی شرعی سزا کا بل پاس کروائیں تاکہ بھولے بھالے مسلمانوں کی متاع ایمان نہ لُٹ سکے۔ آپ کا یہ کارنامہ سنہری حروف سے لکھا، اور ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ کو روز محشر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت نصیب ہوگی۔

اگر آپ ملکی یا مقامی سیاست دان ہیں تو

اس میدان میں آپ کو مولانا شاہ احمد نورانیؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا عبدالستار خان

نیازیؒ اور مولانا ساجد میر ایسے صاحبان فہم و فراست اور دینی غیرت وحمیت کے حامل جید سیاستدانوں کی تقلید کرنی چاہیے۔ اپنی سیاسی بصیرت کے ذریعے قادیانی سازشوں کو ناکام بنا دیں۔ حکومت کی قادیانیت نوازی پر بھرپور آواز اٹھائیں۔ حکومت سے اپنے تعاون کو تحفظ ختم نبوت اور مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ کے ساتھ مشروط کریں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کے علاقہ کے کسی قادیانی کا نام مسلم ووٹروں کی فہرست میں درج نہیں ہونا چاہیے۔ وہ اس خطرناک ہتھیار اور سازش کے ذریعے لادین اور قادیانی نواز سیاستدانوں سے اپنے ووٹوں کا سودا کر کے ان سے مراعات حاصل کرتے ہیں۔ اپنے علاقہ میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ اگر کوئی قادیانی آئین و قانون کی خلاف ورزی کرتا ہوا شعائر اسلامی کا استعمال کرتا ہے یا اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا ہے یا خود کو مسلمان ظاہر کرتا ہے تو فوری طور پر اس کا نوٹس لیں اور تمام صورت حال کو انتظامیہ کے نوٹس میں لائیں تاکہ ان کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-C کے تحت قانونی کارروائی ہو سکے۔

اگر آپ صحافی ہیں تو

اسلام اور پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے اپنے قلم کی جولانیوں سے ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے قادیانی سازشوں کو بے نقاب کریں اور اس موضوع پر مستقل کالم اور مضامین لکھ کر مختلف اخبارات و رسائل میں شائع کروائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس عقیدہ کے بارے میں روشناس ہوسکیں۔ ہر سال 7 ستمبر کو یادگار دن کے طور پر منانے کے لیے اخبارات و رسائل کے خصوصی ایڈیشن شائع کروانے کے لیے اپنی پوری کوششیں اور صلاحیتیں بروئے کار لائیں۔

اگر آپ شاعر یا ادیب ہیں تو

حضرت حسانؓ بن ثابت کی پیروی میں گستاخانِ رسولؐ کے خلاف اپنی شاعری کو وقف کریں۔ حضور نبی کریم ﷺ سے محبت و عقیدت، عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے موضوع پر ولولہ انگیز نظموں اور قادیانیت شکن اشعار کے ذریعے مسلمانوں کے ایمان کو ایک نئی جلا بخشیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد

گرامی ہے: ''مومن اپنی تلوار سے جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی'' یہ فرما کر آپ ﷺ نے مسلمان شعراو ادبا پر بہت بڑی ذمہ داری عائد کی ہے۔آج ہمیں جس فکری اور ثقافتی یلغار کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، اب اگر ہمیں اس کو روکنا ہے اور اپنی تہذیب، اپنے نظریات اور اپنی قدروں کے ساتھ جینا ہے تو اس کے لیے جہاد بالسیف کے ساتھ ساتھ جہاد بالقلم کی بھی ضرورت ہے۔اب یہ مسلمان اہل قلم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس فکری اور ثقافتی یلغار کے آگے بند باندھ لیں اور حقِ قلم ادا کریں۔

اگر آپ والدین ہیں تو

اپنے بچوں کو حضور نبی کریم ﷺ کی محبت سکھائیں۔ان کے سامنے پیارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ (فدا روحی و ابی و امی) کی عظمت اور احترام کی باتیں کریں۔شہیدان ناموس رسالت ﷺ اور تحفظ ختم نبوت کے ایمان پرور واقعات پڑھ کر بچوں کو سنایئے اور پھر بعد میں ان سے اُن کی زبانی سنیے۔ان کے دلوں کی خالی تختیوں پر محبتِ رسول ﷺ کو نقش کر دیجیے تاکہ مسلمانوں کی نئی نسل میں ناموس رسول ﷺ پر جانیں فدا کرنے کا جذبہ سلامت رہے اور وہ دنیاوی خرافات میں پڑنے کے بجائے اپنی زندگیوں کو سنت مطہرہ کے نور سے منور کریں۔آج کفار بالخصوص قادیانی مختلف حیلوں بہانوں سے مسلمان بچوں کو گمراہ کر کے امت مسلمہ میں ایک فکری اور عملی خلاء پیدا کرنا چاہتے ہیں۔آپ اپنے بچوں کو رسول اللہ ﷺ کا سچا اور وفادار امتی بنا کر ان تمام سازشوں کو ناکام بنادیں۔انہیں ''تحفظ ختم نبوت کورس'' کروانے کا اہتمام کریں تاکہ زندگی کے کسی بھی مرحلہ میں وہ اپنی متاع ایمان نہ کھو بیٹھیں۔مزید برآں انہیں تقریباً 250 سے زائد اہم سوالات کے جوابات پر مبنی قیمتی کتابچہ ''معلومات ختم نبوت'' ضرور پڑھنے کے لیے دیں۔

اگر آپ خاتون خانہ ہیں تو

یقین مانیے کہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ پر مردوں سے زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔اس محاذ پر آپ کا کردار بے حد اہمیت کا حامل ہے۔قدرت نے آپ کو کئی روپ عطا کیے ہیں۔آپ ماں ہیں، بہن ہیں، بیوی ہیں، بیٹی ہیں۔آپ ہر

روپ میں ہر لحاظ سے معزز اور محترم ٹھہری ہیں۔ آپ کا فطری تقدس، پاکیزگی اور نسوانی حرمت صرف اور صرف اسلام کی مرہون منت ہے۔ سب سے پہلے آپ کو چاہیے کہ آپ تحفظ ختم نبوت سے متعلقہ بنیادی لٹریچر ضرور پڑھیں۔ پھر اس سے حاصل ہونے والی معلومات کو اپنے حلقہ اثر میں پھیلائیں۔ اپنے شوہر، بچوں اور بہن بھائیوں کو تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے کی خوب ترغیب دیں۔ انہیں ختم نبوت کانفرنسز، کورسز، سیمینارز، کوئز مقابلوں اور انعام گھر وغیرہ میں شرکت کے لیے آمادہ کریں۔ ہر ماہ گھر کا سامان خریدتے وقت قادیانی مصنوعات بالخصوص شیزان کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ آپ جب بھی اپنی کسی بیٹی یا بہن کا رشتہ کہیں طے کریں تو سب سے پہلے اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ (سسرال والے) مسلمان ہیں اور ان کا قادیانیوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ اگر آپ کے محلہ میں کوئی قادیانی فیملی ہے تو اُن کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں تاکہ ان کی خواتین ہماری مسلمان خواتین کو اپنے باطل مذہب کی تبلیغ نہ کریں۔ قانون کے مطابق کوئی قادیانی مرد یا عورت اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں سکتا۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اُس پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-C کے تحت مقدمہ درج ہوگا۔ اگر قادیانی خواتین ایسا کریں تو آپ فوری طور پر دو کام کریں۔ سب سے پہلے آپ اپنی قریبی خواتین کو ساتھ لے کر علاقہ بھر میں گھر گھر جا کر ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی شرانگیزیوں کے بارے میں آگاہ کریں۔ دوسرا یہ کہ ان قادیانی خواتین کی خلاف قانون سرگرمیاں علاقہ کے معززین (دینی و سیاسی شخصیات) کے نوٹس میں لائیں تاکہ اس سلسلہ میں اُن کے خلاف قانونی اقدامات ہوسکیں۔ آپ کی ان کاوشوں کے بدلے آپ کو حضور خاتم النبیین ﷺ کی ازواج مطہراتؓ اور بالخصوص آپ ﷺ کی لخت جگر شہزادی کونین سیدۃ النسا حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا خصوصی قرب حاصل ہوگا۔ اگر یہ عظیم ہستیاں آپ کے کام سے خوش ہوجائیں تو آپ کو اس سے بڑھ کر اور کیا انعام چاہیے؟

اگر آپ کسی سرکاری یا نجی کالج، اکیڈمی یا سکول میں استاد ہیں تو

با قاعدگی سے اپنے شاگردوں کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کے بارے میں

ضرور بتایا کریں اور اس سلسلہ میں اپنے ادارہ میں تقریری وتحریری مقابلہ جات اور انعام گھر کی طرز پر کوئز پروگرام منعقد کروایا کریں تاکہ بچوں اور نوجوانوں میں اس موضوع کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا زیادہ سے زیادہ شوق پیدا ہو۔ جب آپ کا پیریڈ ختم ہو تو آخر میں زوردار آواز میں 'ختم نبوت زندہ باد' کا نعرہ لگوائیں۔

اگر آپ کسی سکول، کالج، اکیڈمی یا دینی مدرسے میں طالب علم ہیں تو

اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت سے متعلقہ رسائل، لٹریچر، کتب وغیرہ کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور اپنے دوستوں کو بھی اس کی ترغیب و دعوت دیں۔ آپ کے لیے نہایت ضروری ہے کہ آپ سب سے پہلے ختم نبوت خط و کتابت کورس کریں۔ تحفظ ختم نبوت کے مختلف ادارے یہ کورس کرواتے ہیں۔ اس سے آپ کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت اور فتنہ قادیانیت سے متعلق حیرت انگیز معلومات اور چشم کشا انکشافات سے آگہی ملے گی۔ یہ بھی یاد رکھیے کہ قانون کے مطابق کوئی قادیانی استاد مسلمان طالب علموں کو اسلامیات کا مضمون نہیں پڑھا سکتا۔ بدقسمتی سے اگر آپ کے ادارہ میں ایسا ہو تو آپ نا صرف اس سے اسلامیات پڑھنے سے انکار کردیں بلکہ اس بات کو ادارہ کے سربراہ کے نوٹس میں بھی لائیں۔ بہت سے قادیانیوں نے مختلف علاقوں میں ''فری ٹیوشن سنٹر'' بنا رکھے ہیں جس کی آڑ میں وہ مسلمان نوجوانوں کو ملازمت، غیرملکی ویزا، قرض اور رشتہ کا لالچ دے کر انہیں مرتد بنا لیتے ہیں۔ قادیانیوں کی ایسی شکارگاہوں پر کڑی نظر رکھنا آپ کا اولین فرض منصبی ہے۔

اگر آپ کمپیوٹر یا انٹرنیٹ جانتے ہیں تو

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے موضوعات پر مرکز سراجیہ گلبرگ لاہور کی تیار کردہ مختلف علمائے کرام اور دانشوروں کے ایمان افروز بیانات آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز خود بھی سنیں اور اپنے دوستوں، عزیز رشتہ داروں، بالخصوص اپنے اہل خانہ کو بھی ضرور سنائیں تاکہ انھیں اس اہم مسئلہ سے آگاہی ہو سکے۔ مزید برآں آپ مندرجہ ذیل ویب سائٹس باقاعدگی سے وزٹ کیا کریں (اپنے دوستوں کو بھی اس کی

بھرپور دعوت و ترغیب دیں)۔ یہاں آپ کو تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر بے شمار اہم کتب، کتابچے اور مضامین پڑھنے کو ملیں گے۔آپ انہیں آن لائن پڑھ سکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ کرسکتے ہیں اور ان کا پرنٹ بھی لے سکتے ہیں۔اس کے علاوہ یہاں آپ کو دین اسلام کے خلاف جدید فتنوں کی شرانگیزیوں کے بارے میں بھی معلومات ملیں گی۔

www.endofprophethood.com
www.khatmenubuwwat.org
www.difaekhatmenabowat.com

آپ سے درد مندانہ درخواست ہے کہ اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اِن ویب سائٹس کو مزید معلوماتی، جامع، خوبصورت اور مفید بنانے کے لیے بھرپور تعاون کریں اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازیں۔

اگر آپ ڈیزائنر ہیں تو

جدید ٹیکنالوجی اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے ذریعے تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے انجام دے سکتے ہیں۔تحفظ ختم نبوت پر مبنی لٹریچر (کتب، پمفلٹس) کے جاذب نظر ٹائٹل، بہترین خطاطی میں خوبصورت سٹیکرز اور بہترین ڈیزائینگ میں دیدہ زیب سالانہ کیلنڈر تیار کریں۔ اس موضوع پر آپ کا بنایا ہوا منفرد ڈیزائین نہ صرف لاکھوں میں شیئر ہوگا بلکہ یہ آپ کے لیے بہترین صدقہ جاریہ کا بھی کام دے گا۔

اگر آپ پبلشر ہیں تو

براہ کرم اپنے ادارہ سے تحفظ ناموس رسالت ﷺ، تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر معیاری کتب شائع کریں۔کتاب کی اعلیٰ طباعت کے ساتھ ساتھ اسے بغیر نفع ونقصان کے فروخت کریں۔کسی کتاب میلہ میں اپنے سٹال پر اس موضوع پر اپنی اور دیگر اداروں کی زیادہ سے زیادہ کتب رکھیں تاکہ لوگوں کو اس موضوع سے مکمل شعور و آگہی حاصل ہو۔ ایسی تمام کتب جو قادیانیت نوازی پر مبنی یا اسلامی تعلیمات کے خلاف یا لادینیت اور فحاشی کو فروغ دیتی ہوں، انہیں اپنی دوکان سے فوری طور پر ہٹا دیں۔اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں بے شمار نعمتوں اور رحمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔ان شاء اللہ

اگر آپ کسی ہاسٹل میں رہتے ہیں تو

اپنے ہاسٹل فیلوز کو تحفظِ ختم نبوت کے موضوع پر لٹریچر پڑھنے کے لیے دیں اور قادیانی طلبہ کی شرانگیز سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ اپنے دوستوں کے ہمراہ ہاسٹل وارڈن سے ملاقات کر کے انھیں اس حساس مسئلہ سے آگاہ کریں اور ’’میس‘‘ میں قادیانی طلبہ کے برتن علیحدہ کرنے پر اصرار کریں۔

اگر آپ کسی کاروبار سے وابستہ یا دکاندار ہیں تو

آپ کی دینی غیرت وحمیت کا تقاضا ہے کہ آپ ہر قسم کے لین دین اور خرید و فروخت میں قادیانیوں کی تمام تر مصنوعات بالخصوص شیزان وغیرہ کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ شیزان مرزائیوں کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ دارالکفر ربوہ جاتا ہے۔ مسلمان اپنی کم علمی کی بنا پر اس کے مشروبات اور دیگر مصنوعات خرید کر کم از کم 30 فیصد رقم ربوہ فنڈ میں جمع کرواتے ہیں اور اس طرح اپنے آقا و مولا حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، دین اسلام اور وطن عزیز پاکستان کو نقصان پہنچانے کے بھیانک جرم میں شریک ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ شیزان کی تمام اشیاء حرام اور لحم الخنزیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ معروف سابق قادیانی مرزا محمد حسین نے ہولناک انکشاف کرتے ہوئے کہا تھا کہ شیزان کمپنی کے مالک شاہنواز قادیانی کی خصوصی ہدایت پر اس کی تمام مصنوعات میں ربوہ کے نام نہاد بہشتی مقبرہ کی ناپاک مٹی بطور تبرک استعمال ہوتی ہے۔ لہٰذا شیزان کی تمام تر مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ ہر غیور مسلمان عاشق رسول ﷺ کا دینی وملی فرض ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ کی نظر میں کوئی دوسری قادیانی کمپنی یا آپ کے شہر میں کوئی دکان ہے تو اس کا بھی بائیکاٹ کیجیے۔ یہ آپ کی دینی غیرت وحمیت کا اوّلین تقاضا ہے۔ یاد رکھیں! ہر نفع ونقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر آپ کی وجہ سے قادیانیوں کو منافع اور فائدہ پہنچ رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں میں مالی طور پر بالواسطہ آپ بھی شامل ہو رہے ہیں۔ یہ چیز آپ کی آخرت کو برباد کر دے گی۔ لہٰذا اس سے اجتناب کریں۔

7 ستمبر 1974ء کو ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس تاریخی دن کو یادگار بنانے کے لیے آپ سے درخواست ہے کہ آپ ہر سال 7 ستمبر کو اپنے کاروبار یا دوکان کی اشیاء پر خصوصی سیل لگائیں تاکہ اس حوالے سے لوگوں کو آگہی ہو۔ تحفظ ختم نبوت کے لیے آپ کا یہ عمل روز محشر آپ کی بخشش و مغفرت کا ذریعہ بنے گا۔ ان شاء اللہ

اگر آپ صاحب حیثیت اور مخیر ہیں تو

یاد رکھیے! عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے خرچ کرنا سب سے بہترین اور بے حد اجر و ثواب کا حامل ہے۔ اس کے بدلے آپ کو اللہ تعالیٰ 700 گنا زیادہ ثواب سے نوازیں گے۔ چنانچہ تحفظِ ختم نبوت کے موضوع پر ہر سال کیلنڈر اور لٹریچر شائع کروا کر تقسیم کیجیے تاکہ لوگوں کو اس اہم عقیدہ سے متعلق آگاہی ہو اور ان کا ایمان محفوظ رہے۔ یہ صدقہ جاریہ ہے جو ہمیشہ آپ کے کام آئے گا اور بالخصوص آخرت میں آپ کی نجات کا وسیلہ بنے گا۔

اگر آپ کسی فیکٹری یا مل وغیرہ میں کام کرتے ہیں تو

آپ فارغ وقت میں تمام مزدوروں کو اس مسئلہ سے آگاہ کریں اور انھیں تحفظِ ختم نبوت کے ایمان افروز واقعات سنائیں۔ نیز انھیں قادیانی فتنہ کے بانی آنجہانی مرزا قادیانی کے مضحکہ خیز کردار کے بارے میں بھی آگاہ کریں لیکن یہ تبھی ممکن ہوگا جب آپ کا اس موضوع پر وسیع مطالعہ ہوگا۔

اگر آپ کوئی ہوٹل، ریسٹورنٹ یا بیکری وغیرہ کا کاروبار کرتے ہیں تو

اس کے مرکزی دروازے پر جلی حروف سے لکھ کر یہ تحریر لگائیں کہ ”یہاں گستاخانِ رسول قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے!“ اس سے آپ کے کاروبار میں بے حد برکت اور ترقی آئے گی اور آپ چند ہی روز میں خود اس کا مشاہدہ کر لیں گے۔

اگر آپ سوشل میڈیا ایکٹیوسٹ ہیں تو

اپنی خداداد صلاحیتوں کو تحفظ ختم نبوت کے لیے وقف کر دیں۔ قادیانی سوشل

میڈیا پر اپنے روایتی دجل وفریب اور باطل تاویلات کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کے دلوں میں شکوک شبہات پیدا کرتے ہیں۔آپ اس موضوع پر وسیع مطالعہ کے بعد نہایت علمی و تحقیقی انداز میں ان شکوک وشبہات کا مسکت جواب دیں۔ان کے کفریہ عقائد وعزائم کو بے نقاب کریں۔ جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کے غلیظ کردار کو عام کریں۔ سوشل میڈیا پر نئے نئے آئیڈیاز کے ذریعے ایسی منفرد پوسٹیں بنا کر شیئر کریں کہ جس سے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت ہو اور قادیانی لاجواب ہوکر اپنے مذہب پر تین حرف بھیجنے پر مجبور ہو جائیں۔آپ کی یہ خدمت قبر وحشر میں چراغ راہ کا کام دے گی۔ان شاءاللہ

سوچنا چاہیے! کیا ہم اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفی احمدِ مجتبیٰ ﷺ (فداہ روحی و ابی و امی) کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے یہ بالکل آسان اور بے ضرر اقدامات بھی نہیں کر سکتے؟ کیا ہمارے مسلمان ہونے کا اتنا تقاضا بھی نہیں کہ تحفظ ختم نبوت کی خاطر کچھ نہ کچھ کر گزریں؟ اس وقت اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ کو خوش و مسرور کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے کہ ہر مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے خود بھی کام کرے اور دوسروں کو بھی اس کی تبلیغ کرے کیونکہ تحفظِ ختم نبوت کا کام صحابہ کرام ؓ کا کام ہے۔امام بیہقیؒ نے ''دلائل النبوۃ'' میں حضرت محمد ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے:

- انہ سیکون فی آخر ھذا الامۃ قوم لھم مثل اجرا ولھم، یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقاتلون اھل الفتن۔(مشکوٰۃ ص584)

ترجمہ: ''اس امت کے آخر میں کچھ لوگ ہوں گے جن کو اجر، امت کے پہلوں کا سا دیا جائے گا۔ یہ لوگ ''معروف'' کا حکم کریں گے، برائیوں سے روکیں گے اور اہلِ فتنہ سے لڑیں گے''۔

یعنی ''المعروف'' کا حکم کرنا، ''المنکر'' سے روکتے رہنا اور فتنہ پردازوں سے برسرِ پیکار رہنا، یہی تین وصف ایسے ہیں جو پچھلوں کو پہلوں سے ملا دیتے ہیں۔ بلاشبہ علم وفضل، طہارت وتقویٰ، زہد و تقدس وغیرہ ایمانی و انسانی اوصاف بھی نہایت گرانقدر

ہیں، مگر ان سارے اوصاف سے آدمی مقبولیت عند اللہ میں اپنے ہمعصروں سے آگے نکل سکتا ہے، اور اپنے زمانہ کا مقتدا بن سکتا ہے، تاہم شمار اس کا اسی زمانے میں ہوگا جس میں وہ پیدا ہوا اور اس کے اجر و ثواب اور درجات کا پیمانہ بھی اسی دَور کے لحاظ سے متعین ہوگا۔ لیکن جو چیز قرونِ متاخرہ کے افراد کو قرونِ اولیٰ کی شخصیت بنا دیتی ہے، وہ صرف امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور اہل فتن (قادیانیوں) سے مقابلہ ہے۔

حضرت علامہ سیّد محمد انور شاہ کاشمیریؒ اپنے حلقہ علمی میں بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے:

❑ ''میں یہ بات علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ حدیث کی خدمت بھی اللہ کی دین ہے۔ قرآن کی خدمت بھی بہت اہم خدمت ہے۔ تفسیر کی خدمت بھی بہت بڑی سعادت ہے۔ فقہ کی خدمت بھی بہت بڑی نعمت ہے۔ تبلیغ کرنا بھی بہت اچھا کام ہے لیکن تحفظ ختم نبوت، سرکار دو عالم ﷺ کی ذات کا تحفظ ہے۔ باقی چیزیں اقوال کا تحفظ ہیں، اعمال کا تحفظ ہیں، افعال کا تحفظ ہیں۔ آپ ﷺ کی سیرت کا تحفظ ہیں۔ لیکن ذات کا تحفظ ان سب سے اولی اور افضل ہے۔ جس شخص نے بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ایک گھنٹہ بھی کام کرلیا، اسے حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت ضرور نصیب ہوگی۔

میں آپ سب سے کہتا ہوں کہ اگر نجات اخروی اور حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت چاہتے ہو تو تحفظ ختم نبوت کا کام کرو کیونکہ یہ کام آپ ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ مرزا قادیانی سے تمھیں جتنی نفرت ہوگی، اتنا ہی تمھیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب نصیب ہوگا۔ اس لیے کہ دوست کا دشمن، دشمن ہوتا ہے اور دوست کا دوست، دوست ہوتا ہے۔ حضور ﷺ کو بے حد خوشی اس شخص سے ہوتی ہے جو اس فتنہ کے استیصال کے لیے اپنے آپ کو وقف کردے۔ رسولِ اکرم ﷺ اس کے دوسرے اعمال کی نسبت اس کے اس عمل سے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ جو کوئی اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے اپنے آپ کو وقف دے گا، اس کی جنت کا میں ضامن ہوں''۔

مزید فرمایا:

❑ ''ہم سے تو گلی کا کتا بھی اچھا ہے۔ ہم اس سے بھی گئے گزرے ہیں۔ وہ

اپنی گلی و محلے کا حقِ نمک خوب ادا کرتا ہے جبکہ ہم حق غلامی و امتی ادا نہیں کرتے۔ اگر ہم ناموس پیغمبر ﷺ کا تحفظ کریں گے تو قیامت کے دن حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت کے مستحق ٹھہریں گے۔ تحفظ نہ کیا یا نہ کر سکے تو ہم مجرم ہوں گے اور ایک کتے سے بھی بدتر کہلوائیں گے''۔

بلاشبہ موجودہ دَور میں تحفظِ ختم نبوت کا کام اعلیٰ ترین درجے پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تقاضے پورا کرتا ہے۔ بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ جس نے تحفظِ ختم نبوت کے کام سے انکار کیا، گویا اس نے نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کیا۔ آج ہم لوگ اس کی فرضیت ہی سے غافل ہیں۔ اپنی آنکھوں سے اپنی اولاد کو مختلف فتنوں کی طرف راغب ہوتے دیکھ رہے ہیں، اپنے ملنے جلنے والوں کو گستاخان رسول قادیانیوں سے میل ملاپ کرتے دیکھتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اس برائی پر ان کو متنبہ کرنے کا کوئی جذبہ اور کوئی داعیہ ہمارے دلوں میں پیدا نہیں ہوتا۔ حالانکہ یہ ایک مستقل فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی ہے۔ جس طرح ہر مسلمان پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ جس طرح رمضان کے روزے ہر مسلمان پر فرض ہیں۔ زکوٰۃ اور حج فرض ہے، بالکل اسی طرح تحفظِ ختم نبوت کے لیے کوشش کرنا اور منکرین ختم نبوت کے منفی ہتھکنڈوں سے لوگوں کو آگاہ کرنا اور بچانا بھی فرض ہے۔ اس لیے سب سے پہلے اس کام کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے۔ اگر کسی نے ساری عمر نیکیوں میں گزار دی۔ ایک نماز بھی نہیں چھوڑی، روزہ ایک بھی نہیں چھوڑا، زکوٰۃ اور حج ادا کرتا رہا، اور اپنی طرف سے کسی گناہ کبیرہ کا ارتکاب بھی نہیں کیا، لیکن اس شخص نے تحفظِ ختم نبوت کا کام انجام نہیں دیا، اور دوسروں کو قادیانی عقائد وعزائم سے بچانے کی فکر بھی نہیں کی تو یاد رکھیے! اپنی ذاتی نیکیوں کے باوجود آخرت میں اس شخص کی پکڑ ہوگی کہ تمہاری آنکھوں کے سامنے قادیانیت کی تبلیغ ہو رہی تھی، کفریہ عقائد کی تشہیر ہو رہی تھی، اور سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان لٹ رہا تھا، تم نے اس کو روکنے کا کیا اقدام کیا؟ کیا اس سوال کا جواب ہمارے پاس ہے؟ حضور خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جو لوگ منکر (برائی) کو دیکھیں اور اس کو ختم کرنے کی کوشش نہ کریں تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ برائی کرنے والے اور اس کے دیکھنے والوں کو ایک ہی عذاب میں لپیٹ لے''۔

یاد رکھیے! اس وقت روئے زمین پر فتنہ قادیانیت سے بڑھ کر اور کوئی برائی نہیں اور اس برائی کو دیکھ کر خاموش تماشائی کا کردار ادا کرنے والے بڑے مجرم ہیں۔ وہ تمام لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جو تحفظِ ختم نبوت کا کام کرتے ہیں، لوگوں کو اس کی رغبت دلاتے ہیں، عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ قادیانیوں کی ناپاک سازشوں کا سدباب کرنے کے ساتھ ساتھ انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں، تحفظِ ختم نبوت پر مبنی لٹریچر تقسیم کرتے ہیں، تقاریر کرتے ہیں یا قادیانیوں سے مناظرہ وغیرہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یقیناً اس کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ ان کے ایک ایک بول کا ثواب یقیناً ایک ایک سال کی عبادت کے برابر ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک گھڑی گزارنا، 70 سال کی عبادت سے افضل ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا ایک ایک لمحہ ہزار ہا سال کی مقبول عبادت پر بھاری ہے۔ بعض بزرگ فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کے جسم پر مکھی کے پَر کے برابر بھی گناہ باقی نہیں رہتا، جو شخص اس کام کے لیے ایک رات جاگتا ہے، اسے ایک ہزار راتوں کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرنے والے کو قدم قدم پر اَن گنت ثواب ملتا ہے۔ حضور انور ﷺ کا ارشاد ہے جو اللہ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے واسطے 700 گنا زیادہ ثواب اس کے بدلے میں لکھتے ہیں۔ (ترمذی، نسائی) یقیناً جو شخص گستاخان رسول ﷺ اور منکرین ختم نبوت کے خلاف کام کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جتنا خرچ کرتا ہے، اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اسے سات سو گنا زیادہ ثواب عطا فرماتے ہیں۔

حضور خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرنے والے اس موضوع پر کبھی لٹریچر تقسیم کرتے ہیں، کبھی تقریریں کرتے ہیں، کبھی کانفرنسیں منعقد کرواتے ہیں، کبھی قادیانیوں کی شرانگیزیوں کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتے

ہیں، کبھی صاحبان اقتدار کی توجہ اس طرف دلاتے ہیں، الغرض یہ لوگ اس مقدس کام کے لیے در در پھرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک جنتی اپنی جنت سے سیر کے لیے نکلے گا تو اس کے چہرے کا نور سورج کی طرح چمک رہا ہوگا تو ایک دوسرا جنتی اللہ سے پوچھے گا کہ اے اللہ یہ نور کیسا ہے؟ اس سے کہا جائے گا کہ یہ فلاں جنتی کے چہرے کا نور ہے۔ وہ کہے گا کہ اے اللہ اس کو ایسا (یہ) نور کیسے ملا؟ اس سے کہا جائے گا تُو اپنے گھر میں آرام سے بیٹھتا تھا اور یہ میرے راستے میں در در پھرتا تھا۔ (صبح کا ستارہ مؤلفہ امام غزالیؒ)

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آجائے گا کہ اس میں صبر و استقلال سے زندگی گزارنا آگ کے انگاروں کو ہاتھ میں پکڑنے کی طرح دشوار ہوگا۔ اس لیے اس وقت جو دین کے مقتضیات پر عمل کرے گا، اس کو تمہارے پچاس آدمیوں کے عمل کے برابر ثواب ملے گا۔ (یعنی صحابہ کرامؓ کے اعمال کے برابر)

(ترمذی، ابوداؤد، بحوالہ انوار الباری اردو شرح صحیح البخاری جلد 3، صفحہ 136 از حضرت مولانا سیّد محمد انور شاہ کاشمیریؒ)

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ قادیانیوں کو چونکہ یہود و نصاریٰ کی سرپرستی حاصل ہے، اس لیے وہ بہت منظم اور مضبوط ہیں، لہٰذا اس فتنہ کے خلاف کام کرنا بہت مشکل ہے۔ مزید برآں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس فتنہ کے خلاف کام کرنے والوں کو بہت کم کامیابی ملتی ہے کیونکہ یہ فتنہ حکومتی سرد مہری کی وجہ سے ہر شعبہ ہائے زندگی میں مضبوط جڑیں پکڑ چکا ہے۔ اس لیے اس فتنہ کے خلاف کام کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ان دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ قادیانی فتنہ خواہ کتنا ہی خطرناک اور مضبوط ترین کیوں نہ ہو اور اس کے خاتمہ کے لیے جدوجہد کرنے سے کامیابی ملتی ہے یا نہیں ملتی، ہمیں تو صرف حضور نبی کریم ﷺ کا ایک سچا امتی ہونے کا حق ادا کرنا ہے اور جب تک ہماری سانسوں میں سانس ہے، ہم یہ حق ادا کرتے رہیں گے۔

ہَوا کرتی ہے اپنا کام اور شمعیں بجھاتی ہے
ہم اپنا کام کرتے ہیں، نئی شمعیں جلاتے ہیں

ہم اعتراف کرتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ اور منکرین ختم نبوت کی سرکوبی کے معاملہ میں ہم مجاہد اوّل تحفظِ ختم نبوت سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ ، جنگ یمامہ کے شہدا اور غازیوں کی جوتیوں کی خاک کو بھی نہیں پہنچ سکتے ، ہم تحریک ختم نبوت 1953ء کے شہدا اور غازیوں کی قربانیوں کے بھی پاسنگ نہیں۔ ہم تو صرف بارگاہِ خداوندی میں (اس بڑھیا کی طرح جو سوت کی اٹی لے کر حضرت یوسف علیہ السلام کو خریدنے آئی تھی تاکہ اُن کے خریداروں میں اس کا بھی نام آ جائے) تحفظِ ختم نبوت کا کام کرنے والوں کی فہرست میں اپنا نام لکھوانا چاہتے ہیں تاکہ قیامت کے دن منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کرنے والوں میں ہمارا شمار ہو جائے اور ہم شفاعت محمدی ﷺ کے حق دار بن جائیں۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کا تحفظ اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔ اس سے معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں، رزق میں برکت پیدا ہوتی ہے، یہ عظیم الشان کام قبر میں چراغ نجات ہے، اندھیرے میں روشنی ہے، جہنم کی آگ کے لیے آڑ ہے، پل صراط سے جلدی سے گزارنے والا ہے، جنت کی یقینی ضمانت ہے۔ تحفظ ختم نبوت اور جنت الفردوس لازم وملزوم ہے۔ اس حقیقت میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرنے والا ہر شخص جنتی ہے۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ جب ملعون مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار جہنم میں ہوں گے اور فرض کریں کہ وہاں تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والا کوئی شخص بھی موجود ہو تو مرزا قادیانی اس شخص کو طعنہ دے گا کہ ’’میں تو جھوٹے دعویٰ نبوت کے جرم میں یہاں آیا ہوں۔ تم دنیا میں میرے دعویٰ کی تکذیب اور سرکوبی میں پیش پیش تھے، تمھیں کیا ملا؟ میں دعویٰ نبوت کے جرم میں جہنمی اور تم تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے پر جہنمی، تو پھر فرق کیا ہوا؟‘‘ خدا کی قسم! ایسا ممکن ہی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کو یہ گوارا ہی نہیں کہ کوئی شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرے اور وہ جہنم میں جائے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ایک ارشاد پاک کا مفہوم ہے ’’اگر کسی نے ہم پر کوئی احسان کیا ہے تو ہم نے اس کا بدلہ دے

دیا ہے سوائے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کہ ان کے احسانات کا بدلہ قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ دے گا‘‘۔ یہ قاعدہ وقانون اب بھی موجود ہے۔ آج بھی اگر کوئی شخص حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت اور عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے کام کرتا ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ السلام اس کے اس فعل سے نہ صرف بے حد خوش ہوتے ہیں بلکہ آپ ﷺ، اس شخص کے اس احسان کا بدلہ قیامت کے دن اپنی شفاعت کے ذریعے ادا فرمائیں گے......ایک گنہگار امتی کو اس سے بڑھ کر اور کیا انعام چاہیے!

گستاخانِ رسول ﷺ قادیانیوں سے نفرت کرنا اس طرح فرض ہے، جس طرح حضور نبی کریم ﷺ سے محبت و عقیدت رکھنا۔ جب تک گستاخانِ رسول قادیانیوں سے نفرت نہ ہو، اس وقت تک حضور شافع محشر ﷺ سے صحیح طور پر دوستی اور گہری محبت ہو ہی نہیں سکتی۔ ہر مسلمان کو قادیانیوں سے کراہت اور نفرت کرنی چاہیے۔

گستاخِ رسول ﷺ سے دوستی کا مطلب اپنے دل سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو رخصت کرنا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے تو حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ میں اپنی معمولی متاعِ حیات سے لے کر اپنی زندگی کا عزیز ترین ساز وسامان بھی لٹا دیا تھا۔ ایک ہم ہیں کہ اپنے پیارے نبی ﷺ کے گستاخوں کے ساتھ دوستی ختم نہیں کر سکتے۔ یاد رکھیے! جب تک مسلمان گستاخانِ رسول ﷺ قادیانیوں سے دوستی اور محبت کی پینگیں بڑھاتے رہیں گے، ان کے لیے اپنے دل میں ہمدردی کے جذبات پالتے رہیں گے، اس وقت تک وہ ہر قسم کی مشکلات اور پریشانیوں کا شکار رہیں گے۔ ناکامیاں ان کا مقدر رہیں گی۔ ذلت و رسوائی اور بے بسی کا عذاب ان پر مسلط رہے گا۔

تحفظِ ختم نبوت کا کام کرنے والے لوگ دراصل حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کے وکیل ہیں۔ دشمنانِ رسول ﷺ اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے جب حضور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں توہین کرتے ہیں تو سب سے پہلے جو لوگ ان بدبختوں کو جواب دیتے ہیں، ان کے جھوٹے الزامات کا رد کرتے ہیں، دراصل وہی لوگ شان رسالت ﷺ کے وکیل ہیں۔ ایسے خوش نصیبوں کو اللہ اور اس

کے رسول ﷺ کی رحمت ہر وقت اپنی آغوش میں لیے رکھتی ہے۔ بلاشبہ یہ بڑے کرم کے فیصلے اور بڑے نصیب کی بات ہے۔

یہ ہماری کس قدر خوش بختی اور اعلیٰ قسمت ہے کہ شافع محشر حضور نبی مکرم ﷺ نے ہمارے ساتھ ملاقات اور ہمیں دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ سیدنا حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وددت انا قدراینا اخواننا'' میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں، صحابہؓ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: کیا ہم آپ ﷺ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انتم اصحابی و اخواننا الذین لم یاتوا بعد'' تم میرے ساتھی ہو اور میرے بھائی تو وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے، وہ مجھ پر بن دیکھے ایمان لائے اور میری نبوت اور رسالت کی تصدیق کی''۔ (صحیح مسلم)

ایک روایت میں آیا ہے نبی اکرم ﷺ نے دعا مانگی کہ اے اللہ! مجھے میرے احباء سے جلدی ملا دے۔ حضرت ثوبانؓ یہ سن کر حیران ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ سے محبت کرنے والے ہم لوگ تو حاضر خدمت ہیں، آپ ﷺ کن سے ملنے کی دعا کر رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ثوبانؓ تم نے مجھے دیکھا ہے، وحی نازل ہوتے دیکھی ہے، فرشتوں کو اترتے دیکھا ہے، میری صحبت میں رہنے کا شرف پایا ہے لہٰذا تمہارا ایمان بہت قیمتی ہے تاہم قربِ قیامت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے کہ انھوں نے مجھے نہیں دیکھا ہوگا۔ فقط کتابوں میں میرے تذکرے پڑھے ہوں گے لیکن ان کو مجھ سے اس قدر والہانہ عشق ہوگا کہ اگر ممکن ہوتا کہ وہ اپنی اولادوں کو بیچ کر میرا دیدار کر سکتے تو وہ یہ بھی کر گزرتے۔ ثوبان میں اپنے اُن احباء سے ملنے کی دعا کر رہا ہوں۔

کتنے اعزاز و اکرام کی بات ہے کہ صاحب لولاک حضرت محمد مصطفی ﷺ ہم ایسے گنہگاروں، سیاہ کاروں، نالائقوں اور بے وفا امتیوں کو اپنا بھائی اور دوست فرما رہے ہیں۔ یہ شانِ رحمۃ للعالمینی ہے۔ اس کے برعکس ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وفا

کا کیا حق ادا کیا؟ سوچ کر بتایئے! کیا ہم حضور ﷺ کے دوست کو دوست اور آپ ﷺ کے دشمن کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں؟ ان کے گستاخوں کے خلاف کوئی جدوجہد کرتے ہیں؟ شاتمان رسول ﷺ قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کو روکتے ہیں؟ کیا ان کا مکمل بائیکاٹ کرتے ہیں؟ کیا کبھی اپنے کسی عمل سے یہ ثابت کیا کہ ہم اپنے نبی ﷺ کے سچے امتی ہیں؟ یا صرف محبت کے زبانی کھوکھلے دعووں سے خود کو عاشق رسول ﷺ کہلواتے رہے۔ افسوس!

بتایئے! کل جب آپ نبی اکرم ﷺ کے پاس حوضِ کوثر پر جائیں گے تو امام الانبیا حبیب رب کبریا ﷺ آپ سے پوچھیں گے، بتاؤ دشمنان اسلام نے میری عزت وحرمت پہ ڈاکے ڈالے، مجھے خوب اذیتیں پہنچائیں تو تم نے میری عزت و آبرو، حرمت و ناموس کے دفاع میں کیا کردار پیش کیا؟ کیا ہمارے پاس اس سوال کا جواب ہے؟

سنا تھا ہم نے لوگوں سے محبت چیز ایسی ہے
چھپائے چھپ نہیں سکتی، دبائے دب نہیں سکتی
یہ چہرے سے جھلکتی ہے، یہ لہجے میں مہکتی ہے
یہ آنکھوں میں چمکتی ہے، یہ راتوں کو جگاتی ہے
یہ آنکھوں کو رُلاتی ہے مگر یہ سب اگر سچ ہے!
تو اے لوگو! محمد ﷺ سے تمہیں کیسی محبت ہے؟
نہ چہروں سے جھلکتی ہے نہ لہجوں میں مہکتی ہے
نہ آنکھوں کو رُلاتی ہے نہ راتوں کو جگاتی ہے
بتاؤ! یہ تمہیں آقائے مدنی ﷺ سے
بھلا کیسی محبت ہے، بھلا کیسی محبت ہے؟

میں جناب ملک حبیب سلطان (انگلینڈ) نے
جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)